۱۰
سر اپنا پیٹ کے وہ نامہ بر یہ چلایا
رسول زادیوں پر سخت حادثہ آیا
حسینؑ نے تو کفن بھی ابھی نہیں پایا
برہنہ سر ہیں اٹھا جب سے شاہ کا سایا

مرثیہ نمبر ۲۰/۱

گلے میں طوق ہے عابدؑ کے شدت تپ میں
ہیں زخم نیزوں کی نوکوں کے پشت زینبؑ میں

۱
جب لٹ کے کربلا سے اسیر ستم چلے
روتے سروں کو پیٹتے پابند غم چلے
سجادؑ سر برہنہ پدر دو الم چلے
زینبؑ نے لاش شہ سے کہا بھائی ہم چلے

مرتے سے آپ کے میں یہ ایذا اٹھاتی ہوں
دربار میں یزید کے سر ننگے جاتی ہوں

۲
ہے ہے مرے مسافر کرب و بلا حسینؑ
ہے ہے تجھے نہ پانی کا قطرہ ملا حسینؑ
ہے ہے مرے غریب مرے مہ لقا حسینؑ
ہے ہے تمام تن ترا ٹکڑے ہوا حسینؑ

پیاسے گلے پہ خنجر بیداد چل گیا
ہے ہے تڑپ تڑپ کے ترا دم نکل گیا

۳
لے نینوا علیؑ کی بضاعت تجھے ملی
لے خاک میری ماں کی ریاضت تجھے ملی
اے کربلا خدا کی امانت تجھے ملی
لے اے زمین شمع امامت تجھے ملی

دامن ترا بھرا میری کھیتی اجڑ گئی
سرحد میں تیری بھائی سے زینبؑ بچھڑ گئی

۴
یہ کہہ کے سر کو پیٹ کے روئی وہ دل جلی
گردن رسن میں آپ کی بیٹی کی ہے بندھی
آ کر نجف سے حال مرے دیکھو یا علیؑ
کہتی یہ ماریہ سے وہ با چشم تر چلی

ہے ہے میں کربلائے معلیٰ میں لٹ گئی
پردیس میں میں آ کے برادر سے چھٹ گئی

Presented by www.ziaraat.com

www.ShianeAli.com

۵
کیا لطف زندگی کا جو نقشہ بگڑ گیا
اس قافلہ کا قافلہ والا بچھڑ گیا
کیوں کر نہ تڑپوں آہ بڑا پیچ پڑ گیا
ہے ہے ہمارا کیسا بھرا گھر اُجڑ گیا

یہ دلیسوں نے چھاؤنی جنگل میں چھائی ہے
بھائی نے میرے ایک نئی بستی بسائی ہے

۶
مہماں بلا کے ہم سے دغا کی لعینوں نے
کچھ بھی ذرا نہ شرم و حیا کی لعینوں نے
کیا کیا نہ ہم پہ جور و جفا کی لعینوں نے
گردن قفا سے شہ کی جدا کی لعینوں نے

خیمہ جلا کے اہلِ ستم شاد ہو گئے
ہم کربلا میں آن کے برباد ہو گئے

۷
بھائی پہ میرے سامنے نیزے چلا گئے
شبیرؑ شکر ہی منہ سے کہا کئے
تیغ و تیر بدن پہ برابر لگا گئے
اُترا نہ شمر سینہ سے بے سر جدا کئے

روتی رہی میں وہ سرِ شبیرؑ لے گیا
بھائی کی میرے خوں بھری تصویر لے گیا

۸
فریاد ہم غریبوں کی سنتا نہیں کوئی
چادر بھی منہ چھپانے کو منہ پہ نہیں رہی
کس سے کہیں جو ہم پہ مصیبت گزر گئی
سر کھولے شہرِ شام میں آئی ہیں آلِ علی

اعدا ہمیں دکھا کے سرِ شہ رُلاتے ہیں
اب سامنے شقی کے مجھے لے کے جاتے ہیں

۹
زینبؑ سے جو سن کے رونے لگے ساکنانِ شام
بتلاؤ اے ستم زدہ کیا ہیں تمہارے نام
پھر اس طرح سے بہن نے سر کو کیے کلام
نیزوں کی نوکوں پر جو چڑھے ہیں یہ سر تمام

سردار اس میں کون ہے اور کس کے سر ہیں یہ
کس برج کے ستارے ہیں کس کے قمر ہیں یہ

Presented by www.ziaraat.com

۱۰
بانوؑ نے دیکھ کر سرِ اکبرؑ کو یہ کہا
ان کن مصیبتوں سے اسے میں نے پالا تھا
اٹھارویں برس یہ چھٹا مجھ سے لقا
مجھ سے چھڑا کے لے گئی اک آن میں قضا

جنگل بسایا گھر مرا ویران کر گیا
نیزہ جگر پہ کھا کے جوانی میں مر گیا — مکرر

۱۱
پھر بولی دیکھ کر سرِ اصغرؑ وہ نوحہ گر
صدمہ جو پیاس کا ہوا ننھی سی جان پر
مجھ بے نصیب ہی کا یہ بیش مایہ تھا پسر
منہ سے زباں نکال دی ہونٹوں پہ پھیر کر — مکرر

تیرِ ستم کے لگتے ہی نقشہ بدل گیا
ہچکی کے ساتھ سینہ سے بس دم نکل گیا — مکرر

۱۲
دولہا کے سر کو دیکھ کے مادر یہ کہتی تھی
ہے اونٹ پر اسی کی دلہن سر کو پیٹتی
مجھ دل جلی کا لاڈلا فرزند ہے یہی
حلقوم پہ چھری اسی نوشاہ کے چلی

سینہ پہ روزِ عقد سناں اس نے کھائی ہے — مکرر
جاتی ہے قید ہو کے دلہن یہ دوہائی ہے — مکرر

۱۳
عباسؑ کی یہ زوجہ پکاری بہ اشکِ آہ
دریا پہ لے گئی تھی بھتیجی کی اس کو چاہ
سقہ بھی بنا تھا سکینہؑ کا رشکِ ماہ
اعدائے دیں نے روکی تھی آ کر اسی کی راہ

یہ ہے نشاں علیؑ کا نثار اس کی شان کے
شانے سے ہاتھ کاٹے گئے اس جوان کے — مکرر

۱۴
سر پیٹ کر یہ زینبؑ بیکس نے پھر کہا
ہے یہ حسینؑ ابنِ علیؑ شاہِ کربلا
آگے سروں کے نیزے پہ جو سر ہے چاند سا
نانا نبیؐ اسی کے ہیں اور ماں ہے فاطمہؑ — مکرر

مظلوم و بے وطن ہے یہ اور خستہ تن ہوں میں
بے غسل و بے کفن وہ ہے اس کی بہن ہوں میں — مکرر

مرثیہ نمبر ۲۱/۲

Presented by www.ziaraat.com